سوال

میں شادی شدہ ہوں ، الحمد للہ میرا خاوند ایک عظیم شخص ہے ، لیکن میں سمجھتی ہوں کہ وہ میرے پورے حقوق ادا نہیں کرتا ، اب میں مریض ہوں میں نے اسے کہا کہ وہ مجھے ڈاکٹر کے پاس لے جائے ، میں اسے یہ بھی بتایا کہ ہوسکتا ہے مجھے حمل ہو اور بچہ کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے تو اس کا جواب تھا : یہ سب کچھ اللہ تعالی کے اختیار میں ہے (میرا بھی یہی عقیدہ ہے) للکین کیا ہم پر ضروری نہیں ہمیں وہ کچھ کرنا چاہیے جو ہم کرسکتے ہیں اور اس کا کرنا ہم پر ضروری ہے ؟ یہاں ایک اور چیز ہے کہ میں اس کے بغیر کہیں جا بھی نہیں سکتی جس کا معنی یہ ہوا کہ میں ڈاکٹر کے پاس بھی اکیلی نہیں جاسکتی ، آٹھ دن کی عجیب سی کشمکش کی بعد بالآخر وہ مجھے ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا ۔ ایک اور بات یہ ہے کہ : میں جب بیڈ پر اپنی خواہش اور حاجت کے لیے اس کے قریب ہوتی ہوں تو وہ غصہ ہوتا اور کہتا ہے کہ ایک عرب ملک کی عورت کو ایسا کرنا زیب نہیں دیتا ۔ میں نے یہ سوال اپنے ہاں علمی درس میں پوچھنا چاہا لیکن مجھے خدشہ ہے کہ کہیں خاوند کو علم نہ جائے ، میں آپ سے تعاون کی درخواست کرتی ہوں ۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

الحمد للہ

خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ان معاملات کا خیال رکھے ، لیکن ہمیں فی الواقع ایسا ہونا چاہیے کہ ہم کچھ برداشت بھی کریں اور ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دوسرے کی کچھ غلطیاں صرف نظر کرتا رہے اور برداشت کرے ، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

(مومن شخص کسی مومن عورت سے ناراض نہیں ہوتا اور اس سے بغض نہیں رکھتا اگر اسے اس کی کوئی چیز اچھی نہیں لگی تو اس سے کسی اور چیز پر راضی ہوگا اور اسے پسند کرے گا) ۔

اور سوال کے دوسرے جزء کے متعلق گزارش ہے کہ :

آپ نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں کوئی شرعی حرج اور ممانعت نہیں ، بلکہ یہ تو خاوند اور بیوی دونوں کا حق ہے کہ وہ ایک دوسرے سے استمتاع کریں اور نفع حاصل ، اور دونوں کو چاہیے کہ وہ اس کا اپنے دوسرے ساتھی کے بارہ میں خیال رکھے ۔

لیکن ہمارے معاشرہ (عرب) میں عورت پر حیاء کے غالب ہونے کی بنا پر یہ ایک عادت سی بن چکی ہے کہ اس معاملہ میں ابتداء خاوند کی طرف سے ہوتی ہے ، اور یہ بہت ہی اچھی چیز ہے جو کہ عورت میں پائی جاتی ہے ۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے خاوند اس بات کی طرف لائیں کہ عادات میں جب کوئی شرعی طور پر اصل نہ ہو تو اس پر التزام اور اس پر ہی عمل کرنا کوئی ضروری نہیں ، لیکن اگر آپ اپنے خاوند کو اس پر مطمئن نہ کرسکیں تو پھر آپ دونوں کی مصلحت اسی میں ہے کہ آپ کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے ۔ ۔

الشیخ محمد الدویش

11582